چھ گناہ گار عورتیں
www.deeneislam.com
حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب سکھروی مدظلہم
ضبط و ترتیب
محمد عبداللہ میمن
میمن اسلامک پبلشرز
۱۸۸/۱، لیاقت آباد، کراچی ۱۹

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم ط

چھ گناہ گار عورتیں

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ نَحۡمَدُهٗ وَ نَسۡتَعِيۡنُهٗ وَ نَسۡتَغۡفِرُهٗ وَ نُؤۡمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيۡهِ وَنَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنۡ شُرُوۡرِ اَنۡفُسِنَا وَمِنۡ سَيِّاٰتِ اَعۡمَالِنَا ۔ مَنۡ يَّهۡدِهِ اللّٰهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهٗ وَمَنۡ يُّضۡلِلۡهُ فَلاَ هَادِىَ لَهٗ وَأَشۡهَدُاَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَاشَرِيۡكَ لَهٗ وَأَشۡهَدُاَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّداً عَبۡدُهٗ وَ رَسُوۡلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ تَسۡلِيۡمًا كَثِيۡرًا ۔

أَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ط اِنَّ الۡمُسۡلِمِيۡنَ

وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَ الصّٰدِقِيْنَ وَ الصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰه كَثِيْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ لا اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا O

صدق اللّٰه العظيم

(سورۃ الاحزاب، آیت ۳۵)

خواتین کے متعلق بیان

میرے قابل احترام بزرگو! ہماری یہ مجلس دو حصوں پر مشتمل ہوتی ہے، ایک مردوں پر اور دوسرے خواتین پر۔ کیونکہ خواتین بھی اس مجلس میں شرکت فرمایا کرتی ہیں اور ان کے لئے علیحدہ پردے کے ساتھ مجلس کی باتیں سننے کا انتظام کیا جاتا ہے، اس لئے اس مجلس میں جو بیان ہوتا ہے وہ عموماً مردوں اور عورتوں دونوں سے متعلق ہوتا ہے، لیکن کبھی کبھی کوئی بیان خاص طور پر خواتین کی ضرورت کے لئے مخصوص ہوتا ہے اور کبھی کوئی بیان صرف مردوں کی ضرورت کا ہوتا ہے۔ بہرحال! آج کی مجلس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بیان کرنے کا ارادہ ہے جو خواتین سے متعلق ہے اور ان کے ساتھ خاص ہے۔ اگرچہ اس حدیث میں جو باتیں بیان کی گئی ہیں وہ خواتین

سے متعلق بیان کی گئی ہیں لیکن وہ مردوں میں بھی پائی جاسکتی ہیں، لہٰذا اگر کسی مرد میں وہ باتیں موجود ہوں تو ان کا بھی وہی حکم ہوگا جو خواتین کے لئے اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے، اس لئے یہ حدیث خواتین کے ساتھ مردوں کے لئے بھی مفید ہوگی۔

حضور ﷺ کا رونا

یہ حدیث بہت اہم باتوں پر مشتمل ہے، اس حدیث کو حافظ شمس الدین ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور کتاب ''الکبائر'' میں نقل فرمایا ہے۔ اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر تشریف لے گئے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رو رہے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر گریہ طاری ہے، جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت دیکھی تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس چیز نے رلایا ہے؟ اور کس بناء پر آپ صلی اللہ علیہ سوسلم اتنا رو رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا کہ میں نے شب معراج میں اپنی امّت کی عورتوں کو جہنم کے اندر قسم قسم کے عذابوں میں مبتلا دیکھا اور ان کو جو عذاب ہو رہا تھا، وہ اتنا شدید اور

ہولناک تھا کہ اس عذاب کے تصور سے مجھے رونا آ رہا ہے۔

امت پر حضور ﷺ کی شفقت

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت پر اتنی شفقت ہے کہ ہم اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے، مثلاً ایک انتہائی مہربان اور شفیق ماں جو اپنی اولاد پر جان قربان کر دینے والی ہو، اگر وہ ماں اپنی اولاد کو جیل کے اندر سخت قسم کی سزائیں سہتے ہوئے دیکھے تو یقیناً اس ماں کا کلیجہ منہ کو آ جائے گا اور ان سزاؤں کو دیکھ کر وہ ماں یقیناً رو پڑے گی، جبکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت اور محبت تو ساری دنیا کی ماؤں سے کہیں زیادہ بڑھ کر ہے، اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنی امت کی عورتوں کو جب ہولناک عذاب میں مبتلا پایا تو اس کی وجہ سے مجھے رونا آ رہا ہے کہ میری امت کی عورتوں پر اس طرح کا ہولناک عذاب ہوگا۔

چھ طریقوں سے عذاب

اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وضاحت فرمائی کہ میں نے جہنم کے اندر عورتوں کو کس کس طرح عذاب میں مبتلا دیکھا، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿۱﴾ میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ اپنے بالوں کے ذریعے جہنم کے اندر لٹکی ہوئی ہے اور اس کا دماغ ہنڈیا کی طرح پک رہا ہے۔

ایک تو خود جہنم کے اندر ہونا بذات خود کتنا ہولناک عذاب ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی پناہ میں رکھے، آمین۔ اور پھر بالوں کے بل لٹکانا، یہ انتہائی تکلیف دہ سزا ہے اور پھر دماغ کا پکنا یہ تیسری سزا ہے۔ پھر فرمایا:

﴿۲﴾ میں نے دوسری عورت کو جہنم میں اس طرح دیکھا کہ وہ زبان کے بل لٹکی ہوئی ہے۔

اب آپ اندازہ کریں کسی کی زبان کھینچ کر اور نکال کر اس کے ذریعہ اس کے پورے جسم کو لٹکایا جائے تو اس میں کتنی سخت تکلیف ہوگی۔ اگر صرف ایک ہاتھ کے ذریعہ بھی کسی کو لٹکا دیا جائے تو وہی اس کے لئے موت سے بدتر ہے، زبان تو بہت نازک چیز ہے۔

﴿۳﴾ تیسری عورت کو میں نے دیکھا کہ وہ چھاتیوں کے بل جہنم میں لٹکی ہوئی ہے۔

﴿۴﴾ چوتھی عورت کو میں نے اس طرح دیکھا کہ اس کے دونوں پیر سینے سے بندھے ہوئے ہیں اور اس کے دونوں ہاتھ پیشانی سے بندھے ہوئے ہیں۔

﴿۵﴾ پانچویں عورت کو میں نے اس حالت میں دیکھا کہ اس کا چہرہ خنزیر کی طرح ہے اور باقی جسم گدھے کی طرح ہے مگر حقیقت میں وہ عورت ہے اور سانپ بچھو اس کو لپٹے ہوئے ہیں۔

﴿۶﴾ چھٹی عورت کو میں نے اس حالت میں دیکھا کہ وہ کتے کی

شکل میں ہے اور اس کے منہ کے راستے سے جہنم کی آگ داخل ہو رہی ہے اور پاخانہ کے راستے سے آگ نکل رہی ہے اور عذاب دینے والے فرشتے جہنم کے گرز اس کو مار رہے ہیں۔

اس طرح چھ عورتوں کو ہونے والے عذاب کی تفصیل حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی۔

پہلی عورت پر عذاب کا سبب "بے پردگی"

اس کے بعد حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا کہ ابا جان! ان عورتوں پر یہ عذاب ان کے کون سے اعمال کی وجہ سے ہو رہا تھا، ان کے کون سے ایسے اعمال تھے جن کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ان ہولناک اور دردناک عذاب میں مبتلا دیکھا؟ اس کے جواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جس عورت کو میں نے سر کے بالوں کے ذریعے جہنم میں لٹکا ہوا دیکھا اور جس کا دماغ ہنڈیا کی طرح پک رہا تھا، اس کو یہ عذاب گھر سے باہر ننگے سر جانے کی وجہ سے ہو رہا تھا، وہ عورت نامحرم مردوں سے اپنے سر کے بال نہیں چھپاتی تھی۔

عورت کے بال ستر میں داخل ہیں

اب اگر ہم اپنے گرد و پیش کا جائزہ لیں تو ہمیں آج یہ گناہ عام ہوتا ہوا نظر آتا ہے، حالانکہ خواتین کے لئے حکم یہ ہے کہ سر کے بال ان کے ستر کا

حصہ ہیں، کیونکہ عورت کا پورا جسم سر سے پاؤں تک سوائے چہرے کے اور سوائے دونوں ہتھیلیوں اور دونوں پیروں کے پورا جسم ستر ہے جس کو نماز میں چھپانا فرض ہے، لہٰذا اگر نماز میں کم از کم چوتھائی سر کے بال کھل جائیں اور اتنی دیر کھلے رہیں جتنی دیر میں تین مرتبہ ''سبحان اللہ'' پڑھ لیا جائے تو نماز نہیں ہوگی، یا اگر کسی عورت نے نماز میں سر پر اتنا باریک دوپٹہ اوڑھ لیا جس میں سر کے بال جھلک رہے ہیں تو ایسے دوپٹے میں بھی نماز نہیں ہوگی، کیونکہ ستر چھپانے کی شرط پوری نہیں ہوئی۔ بعض خواتین باریک دوپٹے میں نماز پڑھ لیتی ہیں، بعض خواتین باریک دوپٹے کو دہرا کر لیتی ہیں مگر دہرا کرنے کے بعد بھی بال نظر آتے رہتے ہیں، یا بعض اوقات دوپٹہ اتنا چھوٹا ہوتا ہے کہ اس کے اندر سے چٹیا باہر نکلی ہوئی ہوتی ہے، وہ دوپٹے کے اندر نہیں چھپتی، یا بعض خواتین کی آستین اتنی چھوٹی ہوتی ہے کہ دوپٹہ پہننے کے باوجود ان کے بازو گٹوں تک نہیں چھپتے اور مسئلہ یہ ہے کہ اگر چوتھائی سر کے بال کھل جائیں یا چوتھائی کلائی کھل جائے یا چوتھائی پنڈلی کھل جائے اور تین مرتبہ ''سبحان اللہ'' پڑھنے کے برابر کھلی رہے تو نماز نہ ہوگی۔

پردہ اور ستر میں فرق

بہرحال، چہرہ، دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پیر کے علاوہ باقی سارا جسم ستر میں داخل ہے جس کو نماز میں چھپانا ضروری ہے۔

اور پردے کے حکم میں سر سے لے کر پاؤں تک پورا جسم داخل ہے

جس کو نامحرم مردوں سے چھپانا گھر میں بھی ضروری ہے اور گھر سے باہر بھی ضروری ہے۔ لہٰذا گھر میں اور گھر کے باہر نامحرم مردوں کے سامنے سر کے بال کھول کر آنا گناہ ہے اور یہ اس کا عذاب ہے جو آپ نے اوپر سنا۔

قریبی نامحرم رشتہ داروں سے پردہ

بعض پردہ دار خواتین گھر کے باہر تو سر اور چہرہ چھپانے کا اہتمام کر لیتی ہیں، لیکن گھر میں جو نامحرم مرد یا قریبی نامحرم رشتہ دار ہیں، ان سے وہ خواتین پردہ کرنے کا اہتمام نہیں کرتیں، ان کے سامنے سر بھی کھلا ہے، گردن بھی کھلی ہے، بازو بھی کھلے ہوئے ہیں، گریبان تک کھلا ہوا ہے اور بعض خواتین ساڑھی اس انداز سے پہنتی ہیں کہ پیٹ اور پیٹھ بھی اس میں نظر آتی ہے، مثلاً دیور، جیٹھ، تایا زاد بھائی، پھوپھی زاد بھائی، ماموں زاد بھائی اور خالہ زاد بھائی گھر میں آتے رہتے ہیں، لیکن ان سے پردہ کرنے کا کوئی اہتمام نہیں ہے، ان کے سامنے سر، سینہ، ہاتھ اور بازو سب کھلے ہوئے ہیں، جبکہ شریعت میں ان سب سے پردہ کرنے کا حکم ہے اور ان کے سامنے سر کھولنے کی بھی اجازت نہیں ہے۔

گھر کے اندر رہنے والے نامحرم مردوں سے پردہ کا طریقہ

ہاں اتنی گنجائش ہے کہ جو نامحرم گھر کے اندر رہتے ہیں جن سے ہر وقت مکمل پردہ کرنا مشکل ہے، مثلاً دیور یا جیٹھ گھر کے اندر ساتھ رہتے ہیں، اب

ہر وقت ان کی آمد و رفت رہتی ہے اور وہ اکثر گھر پر کام کاج بھی کرتے رہتے ہیں، ان کے بارے میں یہ حکم ہے کہ ان کے سامنے بھابھی کو چاہئے کہ وہ کوئی بڑا اور موٹا دوپٹہ اس طرح اوڑھے کہ اس میں پیشانی سے اوپر کے اور سر کے سارے بال چھپ جائیں اور دوپٹہ اس طرح باندھے جس طرح نماز میں باندھا جاتا ہے اور اس میں دونوں بازو بھی چھپ جائیں اور وہ اپنی پنڈلی بھی شلوار وغیرہ سے چھپائے۔ پنڈلی کا ذکر اس لئے کیا کہ آج کل انہیں کھلا رکھنے کا رواج چل رہا ہے جو سراسر ناجائز ہے۔ صرف چہرہ اور دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پیر کھلے رہیں، اس حالت میں ان کے سامنے آنا جانا رکھے اور گھر کا کام انجام دے تو اس کی گنجائش ہے اور اس میں بھی بہتر یہ ہے کہ چہرے پر گھونگٹ ڈال کر ان کے سامنے آئے جائے اور ضرورت کے وقت اسی گھونگٹ میں ان سے بات بھی کر سکتی ہے اور جواب بھی دے سکتی ہے، شریف اور حیادار عورت کے لئے چہرے پر گھونگٹ ڈال کر کام کاج کرنا کوئی مشکل نہیں بشرطیکہ آخرت کی فکر ہو، خوف خدا ہو اور اللہ کے عذاب سے ڈر لگتا ہو، لیکن سر کھلا رکھنا، یا سر کے اوپر اتنا باریک دوپٹہ اوڑھنا کہ اس میں سے سر کے بال نظر آ رہے ہیں، یا برائے نام دوپٹہ گلے میں ڈال رکھا ہے، سر پر نہیں رکھا، بازو بھی کھلے ہوئے ہیں، کہنیاں بھی کھلی ہوئی ہیں، کلائیاں بھی کھلی ہوئی ہیں اور ان کلائیوں میں زیور بھی پہنا ہوا ہے اور آج کل تو پنڈلیاں کھولنے کا منحوس رواج بھی چل پڑا ہے، یہ سب ناجائز ہے۔ لہٰذا گھر کے جو نامحرم مرد ہیں، ان کے سامنے بھی اعضاء کو کھولنا جائز نہیں اور گھر سے باہر کھولنا تو کسی حال میں جائز

نہیں، لیکن آج مسلمان خواتین کا جو حال گھر کے اندر ہے، اس سے زیادہ برا حال گھر کے باہر ہے، باہر نکلتے وقت برقعہ اور پردے کا کوئی نام نہیں اور جو کپڑے پہنے ہوئے ہیں وہ بھی اتنے باریک ہیں یا اتنے چست ہیں کہ جسم کا ہر حصہ نمایاں ہو رہا ہے۔

لہٰذا خواتین یہ بات سن لیں کہ نامحرم مردوں کے سامنے ننگے سر آنے کا عذاب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بیان فرما رہے ہیں کہ میں نے اپنی آنکھوں سے ان کو جہنم کے اندر سر کے بل لٹکتے ہوئے دیکھا ہے اور ان کا دماغ ہانڈی کی طرح پک رہا تھا۔ اللہ کی پناہ۔

عذاب قبر کا عبرت ناک واقعہ

مجھے عذاب قبر سے متعلق ایک واقعہ یاد آیا، یہ واقعہ گلگت میں پیش آیا تھا، ایک شخص قبرستان کے پاس سے گزر رہا تھا تو اس نے کسی قبر سے یہ آواز سنی کہ مجھے نکالو، میں زندہ ہوں، جب ایک دو مرتبہ اس نے آواز سنی تو اس نے یہ سمجھا کہ یہ میرا وہم اور خیال ہے، کوئی آواز نہیں آرہی ہے، لیکن جب مسلسل اس نے یہ آواز سنی تو اس کو یقین ہونے لگا، چنانچہ قریب میں ایک بستی تھی، وہ شخص اس بستی میں آیا اور لوگوں کو اس آواز کے بارے میں بتا کر کہا کہ تم بھی چلو اور اس آواز کو سنو، چنانچہ کچھ لوگ اس کے ساتھ آئے، انہوں نے بھی یہی آواز سنی اور سب نے یقین کرلیا کہ واقعی یہ آواز قبر میں سے آرہی ہے۔ اب یقین ہونے کے بعد ان لوگوں کو مسئلہ پوچھنے کی فکر ہوئی کہ پہلے علماء

سے یہ مسئلہ معلوم کرو کہ قبر کھولنا جائز ہے یا نہیں؟ چنانچہ وہ لوگ محلے کی مسجد کے امام صاحب کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ اس طرح قبر میں سے آواز آرہی ہے اور میت یہ کہہ رہی ہے کہ مجھے قبر میں سے نکالو، میں زندہ ہوں۔ امام صاحب نے فرمایا کہ اگر تمہیں اس کے زندہ ہونے کا یقین ہوگیا ہے تو قبر کو کھول لو اور اس کو باہر نکال لو۔ چنانچہ یہ لوگ ہمت کر کے قبرستان گئے اور جا کر قبر کھولی، اب جونہی تختہ ہٹایا تو دیکھا کہ اندر ایک عورت ننگی بیٹھی ہوئی ہے اور اس کا کفن گل چکا ہے اور وہ عورت کہہ رہی ہے کہ جلدی سے میرے گھر سے میرے کپڑے لاؤ، میں کپڑے پہن کر باہر نکلوں گی، چنانچہ یہ لوگ فوراً دوڑ کر اس کے گھر گئے اور جا کر اس کے گھر والوں کو یہ واقعہ بتایا اور اس کے کپڑے چادر وغیرہ لے کر آئے اور لا کر قبر کے اندر پھینک دیئے، اس عورت نے ان کپڑوں کو پہنا اور چادر اپنے اوپر ڈالی اور پھر تیزی سے بجلی کی طرح اپنی قبر سے نکلی اور دوڑتی ہوئی اپنے گھر کی طرف بھاگی اور گھر جا کر ایک کمرے میں چھپ کر اندر سے کنڈی لگالی۔ اب جو لوگ قبرستان آئے تھے، وہ لوگ دوڑ کر اس کے گھر پہنچے، ان کو وہاں جا کر معلوم ہوا کہ اس نے کمرے کے اندر سے کنڈی لگالی ہے، ان لوگوں نے دستک دی کہ کنڈی کھولو، اندر سے اس عورت نے جواب دیا کہ میں کنڈی تو کھول دوں گی لیکن کمرے کے اندر وہ شخص داخل ہو جس کے اندر مجھے دیکھنے کی تاب ہو، اس لئے کہ اس وقت میری حالت ایسی ہے کہ کوئی آدمی بھی مجھے دیکھ کر برداشت نہیں کر سکے گا، لہٰذا کوئی دل گردے والا شخص اندر آئے اور آکر میری حالت دیکھے۔ اب سب

لوگ اندر جانے سے ڈر رہے تھے مگر دو چار آدمی جو مضبوط دل والے تھے، انہوں نے کہا کہ تم کنڈی کھولو، ہم اندر آئیں گے، چنانچہ اس نے کنڈی کھول دی اور یہ لوگ اندر چلے گئے۔

بے پردگی کی سخت سزا

وہ عورت کمرے کے اندر اپنے آپ کو چادر میں چھپائے بیٹھی تھی۔ جب یہ لوگ اندر پہنچے تو اس عورت نے سب سے پہلے اپنا سر کھولا، ان لوگوں نے دیکھا کہ اس کے سر پر ایک بھی بال نہیں ہے، وہ بالکل خالی کھوپڑی ہے، نہ اس پر بال ہیں اور نہ کھال ہے، صرف خالی ہڈی ہے، لوگوں نے اس سے پوچھا کہ تیرے بال اور کھال کہاں گئے؟ اس عورت نے جواب دیا کہ جب میں زندہ تھی تو ننگے سر گھر سے باہر نکلا کرتی تھی، پھر مرنے کے بعد جب میں قبر میں لائی گئی تو فرشتوں نے میرا ایک ایک بال نوچا اور اس نوچنے کے نتیجے میں بال کے ساتھ کھال بھی نکل گئی، اب میرے سر پر نہ بال ہیں اور نہ کھال ہے۔

لِپ اِسٹک لگانے کی سزا

اس کے بعد اس عورت نے اپنا منہ کھولا، جب لوگوں نے اس کا منہ دیکھا تو وہ اتنا خوف ناک ہو چکا تھا کہ سوائے دانتوں کے کچھ نظر نہ آیا، ان لوگوں نے اس عورت سے پوچھا کہ تیرے ہونٹ کہاں گئے؟ اس عورت نے

جواب دیا کہ میں اپنے ہونٹوں پر لپ اسٹک لگا کر نامحرم مردوں کے سامنے جایا کرتی تھی، اس کی سزا میں میرے ہونٹ کاٹ لئے گئے، اس لئے اب میرے چہرے پر ہونٹ نہیں ہیں۔

ناخن پالش لگانے پر عذاب

اس کے بعد اس عورت نے اپنے ہاتھ اور پیروں کی انگلیاں کھولیں، لوگوں نے دیکھا کہ اس کے ہاتھ اور پیروں کی انگلیوں میں ایک بھی ناخن نہیں تھا، تمام انگلیوں کے ناخن غائب تھے۔ اس سے پوچھا کہ تیری انگلیوں کے ناخن کہاں گئے؟ اس عورت نے جواب دیا کہ ناخن پالش لگانے کی وجہ سے میرا ایک ایک ناخن کھینچ لیا گیا ہے، چونکہ میں یہ سارے کام کر کے گھر سے باہر نکلا کرتی تھی، اس لئے جیسے ہی مرنے کے بعد میں قبر میں پہنچی تو میرے ساتھ یہ معاملہ کیا گیا اور مجھے یہ سزا ملی کہ میرے سر کے بال بھی نوچ لئے گئے، میرے ہونٹ بھی کاٹ دیئے گئے اور ناخن بھی کھینچ لئے گئے۔ اتنی باتیں کرنے کے بعد وہ بے ہوش ہوگئی اور مردہ بے جان ہوگئی جیسے لاش ہوتی ہے، چنانچہ ان لوگوں نے دوبارہ اس کو قبرستان میں پہنچا دیا۔ اللہ تعالیٰ کو یہ عبرت دکھانی مقصود تھی کہ دیکھو! اس عورت کا کیا انجام ہوا؟ اور اس کو کتنا ہولناک عذاب دیا گیا؟ بے پردہ خواتین اس واقعہ سے عبرت لیں اور ان گناہوں سے توبہ کریں۔

مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا

کسی کے دل میں شبہ پیدا ہوسکتا ہے کہ مرنے کے بعد تو کوئی زندہ ہوتا نہیں، یہ عورت کیسے زندہ ہوگئی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا عام قاعدہ تو یہی ہے کہ مرنے کے بعد کوئی زندہ نہیں ہوتا اور دنیا میں واپس نہیں آیا کرتا، لیکن اللہ تعالیٰ کبھی کبھی عبرت کے لئے ایسا کر دیا کرتے ہیں۔ اور یہ بات آج سے نہیں ہے بلکہ جب سے دنیا چلی ہے، اس وقت سے یہ ہوتا چلا آرہا ہے اور ہر زمانے میں کوئی نہ کوئی واقعہ اس قسم کا پیش آتا رہا ہے کہ مرنے کے بعد کوئی زندہ ہوگیا اور اس نے مرنے کے بعد کا حال سنا دیا اور پھر دوبارہ مر گیا۔ حافظ ابن ابی الدنیاؒ کا عربی میں ایک رسالہ ہے جس کا نام "من عاش بعد الموت" ہے، اس رسالے میں سند کے ساتھ بہت سے ایسے واقعات لکھے ہوئے ہیں کہ ایک انسان مر گیا اور پھر اس نے زندہ ہوکر گفتگو کی اور مرنے کے بعد کے حالات سے زندوں کو باخبر کیا اور پھر دوبارہ انتقال کر گیا۔ اسی طرح حافظ ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ نے "احوال القبور" کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے، اس میں بھی بعض ایسے واقعات لکھے ہیں۔ بہرحال، کبھی کبھار عبرت کے لئے اللہ تعالیٰ ایسے واقعات دکھاتے رہتے ہیں۔ لہٰذا یہ قرآن و سنت کے خلاف نہیں ہے، البتہ عام دستور یہی ہے کہ مرنے کے بعد انسان زندہ نہیں ہوتا۔

بے پردگی کی وجہ سے عذاب جہنم

جہنم میں عورتوں پر عذاب دیکھنے کے بارے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اور بھی بہت سی احادیث میں بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ نامحرم مردوں کے سامنے بے پردہ نکلنے کے سلسلے میں ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جہنم میں زیادہ تر عورتوں کو دیکھا۔ پھر فرمایا کہ عورتوں کے جہنم میں کثرت سے جانے کی چار وجہ ہیں۔

﴿۱﴾ ایک وجہ یہ ہے کہ ان میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا مادہ بہت کم ہے۔

﴿۲﴾ دوسری وجہ یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کا جذبہ بہت کم ہے۔

﴿۳﴾ تیسری وجہ یہ ہے کہ ان میں اپنے خاوند کی فرماں برداری بہت کم ہے۔

﴿۴﴾ چوتھی وجہ یہ ہے کہ ان کے اندر بن ٹھن کر بے پردہ گھر سے باہر نکلنے کا جذبہ بہت پایا جاتا ہے۔

یہ چوتھی وجہ وہی ہے جو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ آج کل اکثر خواتین جب گھر سے باہر نکلیں گی تو خوب اعلیٰ سے اعلیٰ جوڑا پہن کر اور خوب آراستہ پیراستہ ہو کر میک اپ کر کے خوشبو لگا کر بے پردہ باہر نکلیں گی۔

البتہ اگر کوئی خاتون مکمل شرعی پردے میں گھر سے باہر نکلے اور ایسی خوشبو لگا کر نہ نکلے جس کی خوشبو دوسرے نامحرم مردوں تک جائے یا کوئی عورت آرائش و زیبائش کے ساتھ صرف اپنے شوہر کے سامنے آئے یا اپنے باپ، بھائی اور بیٹے کے سامنے آئے تو اس میں کوئی بُرائی نہیں، جائز ہے۔ کیونکہ شوہر کے لئے آرائش و زیبائش کرنا نہ صرف جائز بلکہ بہتر ہے، لیکن یہ عذاب اور وبال اس صورت میں ہے کہ عورتیں نامحرم مردوں کے سامنے آرائش کر کے آئیں، چاہے وہ نامحرم گھر کے ہوں یا باہر کے ہوں، اس وقت یہ فعل گناہ ہے اور حرام اور ناجائز ہے جس سے بچنا واجب ہے۔

دوسری عورت پر عذاب کا سبب ''زبان درازی''

دوسری عورت جس کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ وہ زبان کے بل جہنم کے اندر لٹکی ہوئی ہے، اس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ وہ عورت ہے جو اپنی زبان درازی سے اپنے شوہر کو تکلیف پہنچایا کرتی تھی۔ بعض عورتوں میں بلاشبہ یہ بُری خصلت پائی جاتی ہے کہ وہ بہت ہی منہ پھٹ، زبان دراز، بدگو اور بہت زیادہ زبان چلا کر اپنے شوہر کو تکلیف پہنچانے کی عادی ہوتی ہیں، اور یہ بات تو مرد کے لئے بھی جائز نہیں ہے کہ وہ اپنی زبان سے اپنی بیوی کو ناحق تکلیف پہنچائے یا اس کو ستائے اور پریشان کرے، مرد کے لئے بھی یہ بات باعث عذاب اور باعث وبال ہے۔ لیکن اس حدیث میں یہ صفت خاص عورتوں کے متعلق بیان کی جا رہی ہے کہ

بات بات پر شوہر سے لڑنا اور بدتمیزی کرنا اور ایسی باتیں کرنا جس سے شوہر کا دل دُکھے اور اس کو تکلیف اور ایذاء پہنچے، ایسی خواتین کے بارے میں یہ عذاب بتایا گیا ہے کہ وہ جہنم میں زبان کے بل لٹکیں گی۔

زبان درازی سنگین گناہ ہے

اگر انسان کسی کو ہاتھ سے مار دے یا کسی چیز سے مار دے، اس کی تکلیف زیادہ دیر تک باقی نہیں رہتی، لیکن زبان سے بعض اوقات انسان ایک ایسا کلمہ کہہ دیتا ہے جو زندگی بھر انسان کو نہیں بھولتا، زبان کا جسم تو بہت چھوٹا سا ہے، مگر اس کے گناہ بڑے سنگین ہیں، ان سنگین گناہوں میں سے ایک گناہ زبان درازی بھی ہے، یہ ایسا سنگین گناہ ہے جو گھر کے سارے سکون کو غارت کر دیتا ہے اور زندگی کو اجیرن بنا دیتا ہے۔ اگر اس کا سبب کسی خاتون کی زبان درازی ہے، تو اس کے لئے اس حدیث میں یہ عذاب اور وبال بیان کیا گیا ہے۔ اس لئے خواتین کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ وہ زبان سے کوئی ایسا کلمہ نہ نکالیں جس سے ان کے شوہر کو کوئی تکلیف پہنچے، ایسے ہی شوہروں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ بھی اپنی زبان سے ایسی بات نہ کہیں جس سے بیوی کو تکلیف پہنچے۔ بلکہ تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو یہ حکم ہے کہ وہ اپنی زبان پر قابو رکھیں، کیونکہ زبان سے ایسی بات نکالنا جس سے دوسرے کو تکلیف پہنچے، باعث عذاب ہے اور گناہ ہے اور کسی مسلمان کو ناحق تکلیف پہنچانا حرام ہے، اور جس طرح ہاتھ کے ذریعہ اور اشاروں اور کنایوں کے ذریعہ تکلیف پہنچانا

گناہ ہے، اسی طرح زبان کے ذریعے تکلیف پہنچانا بھی گناہ ہے، اس لئے اس بات کا اہتمام کرنا چاہئے کہ زبان قابو میں رہے اور زبان سے وہی بات نکلے جس سے دوسروں کا دل خوش ہو اور دوسروں کو تکلیف نہ پہنچے۔

تیسری عورت پر عذاب کا سبب ''ناجائز تعلّقات''

تیسری عورت جس کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ وہ اپنی چھاتیوں کے بل لٹکی ہوئی ہے۔ اس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ وہ عورت ہے جو شادی شدہ ہونے کے باوجود دوسرے مردوں سے ناجائز تعلق رکھتی تھی۔ شریف اور باحیاء عورتیں تو اس کا تصور بھی نہیں کرسکتیں، اسی طرح شریف اور باحیاء مرد بھی اس کا تصور نہیں کرسکتے۔

بے حیائی کے سنگین نتائج

لیکن جس معاشرے میں حیاء کا خاتمہ ہو چکا ہو اور بے حیائی کا دور دورہ ہو، اس میں اس بات کو کہاں عیب سمجھا جائے گا، بلکہ ایسے معاشرے میں اس کو فیشن کے طور پر اختیار کرلیا گیا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

الحیاء شعبة من الایمان۔

حیاء ایمان کی ایک شاخ ہے۔

یعنی دین اور ایمان کا ایک اہم شعبہ ''حیاء'' ہے، یہ حیاء ایسی چیز ہے جو انسان

کو بہت سے گناہ سے بچالیتی ہے، چنانچہ جنسی نوعیت کے جتنے گناہ ہیں، ان سب میں حیاء ایک پردہ اور رکاوٹ بن جاتی ہے، اسی حیاء کی وجہ سے انسان غیر محرم عورت کی طرف نظر نہیں اٹھا سکتا، کسی نامحرم کے پاس جانے اور اس کے پاس تنہائی میں بیٹھنے سے حیاء اس انسان کو روکے گی، اسی طرح اگر عورت حیادار ہے تو وہ حیاء اس کو نامحرم مرد کی طرف دیکھنے سے روکے گی، اور یہ حیاء ہی دراصل باپ اور بیٹی کے درمیان، بھائی اور بہن کے درمیان، سسر اور بہو کے درمیان پردہ ہے، خدانخواستہ اگر کسی جگہ پر کسی وقت اس حیاء کا خاتمہ ہوگیا تو پھر بیٹی اور اجنبی عورت برابر ہے۔

باپ اور بیٹی کے درمیان حیاء کا پردہ

میرے ایک دوست جو بہت بڑے عامل ہیں، ان کے پاس زیادہ عورتوں ہی کی آمد و رفت رہتی ہے، کسی پر جن چڑھا ہوا ہے، کسی پر آسیب کا اثر ہے، کسی پر جادو کا شبہ ہے، کسی کے لئے شادی کی کوشش ہے۔ ایک ماہ پہلے جب میری ان سے ملاقات ہوئی تو وہ میرے کان میں چپکے چپکے کہنے لگے کہ آج کل میرے پاس اکثر عورتیں اپنی یہ پریشانی لے کر آتی ہیں کہ کوئی ایسا تعویذ دے دو کہ باپ کی نظر بیٹی سے ہٹ جائے، اس لئے کہ ہمیں رات کو بار بار اٹھ کر پہرہ دینا پڑتا ہے کہ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ باپ بیٹی کو پریشان کر رہا ہو۔ پھر کہنے لگے کہ میں تو سن کر کانپ جاتا ہوں کہ ان کو کیا علاج بتاؤں، جب باپ ہی کا دل بیٹی پر آ گیا تو اب زمین پر جینے کا کیا حق رہ گیا۔

ٹی وی کا وبال

مگر لوگوں کو یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ یہ سب ٹی وی دیکھنے کا نتیجہ ہے، وہ تو کہتے ہیں کہ ٹی وی دیکھنے میں کیا حرج ہے؟ حالانکہ یہ سارا وبال ٹی وی کا ہے، اس لئے کہ ٹی وی پر ننگی فلمیں دیکھ دیکھ کر حیاء کا جنازہ نکل گیا ہے، باپ سے بھی حیاء نکل گئی ہے، اور بھائی سے بھی حیاء نکل گئی ہے، اور جب حیاء باقی نہ رہے تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

اذا فاتك الحياء فافعل ماشئت

جب تمہاری حیاء کا خاتمہ ہو جائے تو جو چاہے کرو۔

اس لئے کہ پھر ہر بُرائی آپ کے لئے برابر ہے۔ حیاء ہی یہ بتاتی ہے کہ دیکھ یہ تیری بیٹی ہے اور یہ تیری بہن ہے، یہ تیری ماں ہے اور یہ تیری بہو ہے، اگر حیاء نہیں تو پھر اس کے نزدیک سب خواتین برابر ہیں۔ پھر تو جانوروں جیسی حالت ہوگی، کیونکہ جانور میں بھی حیاء نہیں ہے، اس لئے تو ان کے اندر ماں بہن کا رشتہ بھی نہیں ہے، انسان کے اندر اللہ تعالیٰ نے حیاء کا مادہ رکھا ہے، وہ حیاء ہی اس کو ان باتوں سے روکتی ہے اور جانوروں سے ممتاز کرتی ہے۔

ٹی وی حیاء صاف کرنے کا استرا ہے

بہرحال! یہ ٹی وی حیاء کو صاف کرنے کا استرا ہے، اخلاق کو برباد کرنے کا ذریعہ ہے، ایمان کو غارت کرنے کا سبب ہے، جس طرح استرے

سے سارے سر کے بال صاف ہو جاتے ہیں، اسی طرح ٹی وی اور فلمیں دیکھنے سے انسان کی حیاء کا خاتمہ ہو جاتا ہے، اخلاق کا خاتمہ ہو جاتا ہے، اعمال کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور آخر میں بعض مرتبہ ایمان بھی چلا جاتا ہے۔ بہر حال! جو عورت دوسرے مردوں پر نظر رکھتی ہو اور ان سے ناجائز تعلقات رکھتی ہو تو اس کے لئے یہ عذاب ہے کہ جہنم میں اس کو چھاتیوں کے بل لٹکایا جائے گا، لہٰذا اس گناہ سے بچیں۔

چوتھی عورت پر عذاب کا سبب ''استہزاء''

چوتھی عورت جس کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حالت میں دیکھا کہ اس کے دونوں پیر سینے سے بندھے ہوئے ہیں اور دونوں ہاتھ سر سے بندھے ہوئے ہیں۔ اس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ وہ عورت ہے جو دنیا میں جنابت اور حیض سے پاک صاف رہنے کا اہتمام نہیں کرتی تھی اور نماز کے ساتھ بڑی لاپرواہی بلکہ استہزا کا معاملہ کرتی تھی۔

غسل فرض میں تاخیر کی حد

مسئلہ یہ ہے کہ جب مرد اور عورت پر غسل فرض ہو جائے تو افضل یہ ہے کہ اسی وقت غسل کرلیں اور اگر اس وقت غسل نہ کریں تو کم از کم استنجاء کر کے وضو کرلیں اور پھر سو جائیں اور اگر یہ بھی نہ کرسکیں تو کم از کم استنجاء کرلیں اور کلّی کرلیں اور ہاتھ دھو کر سو جائیں، اور اگر اتنا بھی نہ کرسکیں تو پھر آخری درجہ

یہ ہے کہ صبح صادق ہونے پر طلوع آفتاب سے اتنی دیر پہلے غسل کرلیں کہ اگر مرد ہے تو اس کی نماز فجر با جماعت ادا ہو جائے اور اگر عورت ہے تو غسل سے فراغت کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے نماز فجر ادا کرلے، یہ آخری درجہ ہے، اس سے زیادہ تاخیر کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔ للہذا اگر کوئی شخص جنابت کی حالت میں سو گیا اور پھر سورج نکلنے کے بعد اٹھا تو اس کے لئے یہ عذاب اور وبال ہے، کیونکہ غسل کرنے میں اتنی تاخیر کرنا جس کی وجہ سے جماعت چھوٹ جائے یا نماز قضا ہو جائے، نا جائز اور حرام ہے۔

دیر سے سونے کی نحوست

ہمارے یہاں دیر سے سونے کا ایسا منحوس فیشن چل پڑا ہے جس کی وجہ سے عموماً صبح سویرے اٹھنا مشکل ہوتا ہے، رات کو اتنی دیر جاگنا کہ جس کی وجہ سے فجر کی نماز قضا ہو جائے، جائز نہیں ہے، پھر اگر جنابت کی حالت ہو تو فجر کی نماز کا قضا ہونا اور یقینی ہو جاتا ہے، چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔ اور جنابت کی حالت میں اس طرح ساری رات گزارنا کہ فجر کی نماز بھی قضا ہو جائے اور زیادہ نا جائز اور گناہ ہے اور باعث عذاب ہے، للہذا اس گناہ سے بھی بچنے کی فکر کرنی چاہئے۔

ماہواری سے پاکی پر فوراً غسل

اسی طرح ماہواری کے معاملے میں بھی یہ حکم ہے کہ جونہی طہارت ہو

جائے اور پاکی کی علامت پائی جائے اور اس وقت کسی نماز کا بھی وقت ہے اور امکان یہ ہے کہ اگر جلدی سے غسل کرلیا جائے تو وقت نکلنے سے پہلے کم از کم "اللہ اکبر" کہنے کا وقت مل جائے گا تو اس وقت کی نماز فرض ہو جائے گی اور اگر اس سے زیادہ وقت ملے تو پھر بطریق اولیٰ نماز فرض ہو جائے گی، لہٰذا اس وقت حکم یہ ہے کہ فوراً جلدی سے غسل کر کے نماز پڑھے، مثلاً نماز کا وقت ختم ہونے میں ایک گھنٹہ باقی ہے اور پاکی کی علامت پائی گئی تو وہ فوراً غسل کر کے نماز پڑھے۔ لیکن آج کل خواتین میں یہ مرض عام ہے کہ اس وقت کو لاپرواہی میں گزار دیتی ہیں، چنانچہ اگر رات کو عشاء کے بعد پاک ہو گئیں تو ساری رات بغیر غسل کے ناپاکی کی حالت میں گزار دیں گی، حالانکہ صبح صادق سے پہلے غسل کر کے عشاء کی نماز پڑھنا ان پر فرض ہو چکا ہے، اس لئے ایسی صورت میں ان کو چاہئے کہ غسل کر کے پاک صاف ہو جائیں اور نماز ادا کریں۔ حضرات صحابیات کا آخرت کی فکر کی وجہ سے یہ حال تھا کہ وہ رات کو بار بار اٹھ کر اور چراغ جلا کر دیکھا کرتی تھیں کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ طہارت ہو چکی ہو اور نماز فرض ہو چکی ہو اور ہماری نماز قضا ہو جائے۔ آج کل تو چراغ جلانے کی زحمت بھی نہیں ہے، صرف بٹن دبانے کی دیر ہے، جس میں کوئی دقت نہیں ہے، اس کے باوجود آج کل کی خواتین کے اندر لاپرواہی کرنے اور کئی کئی نمازیں ضائع کرنے کا عام رواج ہے اور ایسی ہی عورتوں کے لئے یہ عذاب اور وبال ہے جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں بیان فرمایا۔ لہٰذا جنابت اور ماہواری کے معاملے میں بہت ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے کہ اس

کی وجہ سے ہماری کوئی نماز قضا نہ ہونے پائے اور عام حالات میں بھی نماز قضا کرنے سے بچنا ضروری ہے۔

عذاب کا سبب ''نماز کا استہزاء''

اس عذاب کی تیسری وجہ جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی، وہ نماز کا استہزاء اور مذاق اڑانا ہے اور نماز کو معمولی سمجھ کر اس کی طرف سے لاپرواہی کرنا ہے۔ اس معاملے میں ہمارے عام مردوں اور عورتوں کا تقریباً یکساں حال ہے، چنانچہ جتنے نوجوان ہیں، عموماً ان کے اندر نماز کا اہتمام نہیں، نہ لڑکوں میں ارو نہ لڑکیوں میں، اسی طرح آزاد منش عورتوں میں بھی نماز کا کوئی اہتمام نہیں ہے، اور اگر ان سے نماز کے بارے میں کہا جائے تو ایسے طریقے سے جواب دیا جاتا ہے کہ جس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کی نظر میں نماز کوئی ضروری کام ہی نہیں، حالانکہ شادی ہو یا غمی، لیکن نماز چھوڑنا جائز نہیں، آج کل کی تقریبات میں دیکھئے! ان میں کس طرح لڑکوں اور لڑکیوں اور مردوں اور عورتوں کی نمازیں برباد ہوتی ہیں اور ایسی تقریبات درحقیقت وبال ہیں، اللہ تعالیٰ بچائیں۔ آمین۔

پانچویں خاتون پر عذاب کا سبب ''چغلی''

پانچویں خاتون جس کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حالت میں دیکھا کہ اس کا چہرہ خنزیر کی طرح ہے اور باقی جسم گدھے کی طرح ہے اور

سانپ بچھو اس کو لپٹے ہوئے ہیں۔ اس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ وہ عورت ہے جس کو جھوٹ بولنے اور چغلی کھانے کی وجہ سے عذاب ہو رہا تھا۔ آپ حضرات جانتے ہیں کہ یہ دونوں گناہ صرف عورتوں کے ساتھ خاص نہیں ہیں بلکہ اگر مردوں کے اندر بھی یہ گناہ پائے جائیں گے تو ان کی بھی پکڑ ہوگی اور ان پر بھی عذاب ہوگا۔

غیبت اور چغلی میں فرق

ایک گناہ ہے "غیبت" اور ایک گناہ ہے "چغلی" یہ دونوں گناہ ہیں اور حرام ہیں اور دونوں سے بچنا ضروری ہے۔ لیکن ان دونوں میں تھوڑا سا فرق ہے، "غیبت" اسے کہتے ہیں کہ کسی کے پیٹھ پیچھے اس کی اس طرح بُرائی کرنا کہ اگر اس کو معلوم ہو جائے تو وہ اس کو ناپسند کرے۔ مثلاً کسی شخص میں کوئی عیب ہے، اب ہم دوسروں کو جا کر بتا رہے ہیں کہ فلاں شخص میں یہ عیب ہے، اس کا نام غیبت ہے، لیکن اگر ہم کسی شخص کی بُرائی اس کے پیٹھ پیچھے اس نیت سے کریں تاکہ دونوں میں لڑائی ہو اور بدگمانی اور نااتفاقی پیدا ہو تو اس کو "چغلی" کہتے ہیں۔ اور چغلی کا گناہ "غیبت" سے بڑھ کر ہے، اس لئے کہ غیبت میں تو صرف دوسرے کی بُرائی مقصود ہوتی ہے، لیکن چغلی میں تو بُرائی کے علاوہ یہ بھی مقصود ہے کہ ان دونوں کے درمیان لڑائی ہو اور ان دونوں کے درمیان جو دوستی اور محبت اور تعلق ہے وہ ختم ہو جائے، مثلاً ساس نے بہو کی باتیں سسر کے سامنے یا اس کے شوہر کے سامنے اس طرح کیں کہ اب شوہر

بیوی سے خفا ہو رہا ہے اور سسر بھی بہو سے بدگمان ہو رہا ہے، یہ چغلی ہے اور حرام ہے۔ آج کل یہ مسئلہ عام ہے اور ہر گھر کا مسئلہ ہے، ایک گھرانہ جو ساس، بہو، سسر اور شوہر ان چار افراد پر مشتمل ہے، لیکن چاروں ایک دوسرے سے کٹے ہوئے ہیں، اس لئے کہ چاروں اس چغلی کی مصیبت میں مبتلا ہیں اور ہر ایک دوسرے کی چغلی اور بدگمانی میں لگا ہوا ہے، اس کی وجہ سے گھر کا نظام درہم برہم ہوگیا اور گھر کا سکون غارت ہوگیا اور آخرت میں بھی اس پر بڑا عذاب اور وبال ہے۔

ایک چغل خور کا قصہ

ایک چغل خور کا قصہ یاد آیا، ایک شخص نے بازار میں دیکھا کہ ایک شخص اپنا غلام بیچ رہا ہے اور یہ آواز بھی لگا رہا ہے کہ یہ بہت اچھا غلام ہے، اس کے اندر اس کے علاوہ کوئی عیب نہیں ہے کہ یہ کبھی کبھی چغلی کھاتا ہے، کسی شخص نے یہ آواز سنی تو اس نے سوچا کہ اس میں تو کوئی عیب نہیں ہے اور چغلی کھانا تو عام بات ہے، اس میں کیا خرابی ہے، لہٰذا اس غلام کو خرید لینا چاہئے، چنانچہ اس نے سودا کرکے وہ غلام خرید لیا اور اپنے گھر لے آیا، کچھ عرصے تک تو وہ غلام ٹھیک کام کرتا رہا، اس کے بعد اس نے اپنا رنگ دکھانا شروع کیا، چونکہ چغل خوری کے اندر وہ ماہر تھا، اس لئے اس نے چغل خوری کے اندر اپنا کرتب دکھلایا اور سب سے پہلے وہ اپنی مالکہ کے پاس گیا اور اس سے جاکر کہا کہ آپ کے شوہر جو میرے آقا ہیں، وہ کسی عورت سے تعلق رکھتے ہیں اور اس

کے پاس آتے جاتے ہیں اور عنقریب وہ تجھے چھوڑ کر اس سے شادی کر لیں گے، اور میں تیری خیر خواہی کے لئے تجھے بتا رہا ہوں، کسی اور کو مت بتانا۔ یہ باتیں سن کر وہ بیوی بہت گھبرائی اور پریشان ہوئی، پھر خود غلام ہی نے اس کی پریشانی کا علاج بتایا کہ مجھے ایک ترکیب آتی ہے، تم اس پر عمل کرلو، وہ یہ کہ جب تمہارے شوہر سو جائیں تو تم استرے سے ان کی داڑھی کے ایک دو بال کاٹ کر اپنے پاس رکھ لینا، پھر دیکھنا کیا ہوتا ہے، پھر وہ ہمیشہ تمہارے ہو کر رہیں گے، کبھی دوسری عورت کی طرف نظر نہیں اٹھائیں گے۔ عورت نے جواب دیا کہ یہ کیا مشکل کام ہے، یہ تو میں آج ہی کرلوں گی، خدانخواستہ کل کو کچھ اور ہو گیا تو کیا ہوگا۔

اس کے بعد وہ غلام آقا کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ تمہاری بیوی کے دوسرے مردوں سے ناجائز تعلقات ہیں اور عنقریب وہ آپ کو خیرباد کہنے والی ہے اور اس نے یہ تہیہ کرلیا ہے کہ وہ آج رات آپ کو استرے سے ذبح کرے گی، اگر آپ کو میری بات کا یقین نہ ہو تو آپ جھوٹ موٹ سو کر دیکھنا، اگر تمہاری بیوی تمہارا گلا کاٹنے نہ آئے تو مجھے بتانا۔ چنانچہ وہ آقا رات کو جا کر جھوٹ موٹ سو گیا، ادھر اس کی بیوی اس انتظار میں تھی کہ کب ان کی آنکھ لگے تو میں پھر اپنا کام کروں، شوہر کو نیند کہاں آتی، اس لئے اس نے مصنوعی خراٹے لینا شروع کر دیئے، اب بیوی کو یقین ہو گیا کہ شوہر صاحب کو نیند آ گئی ہے، فوراً استرا لے کر پہنچی اور ابھی گلے پر ہلکا سا استرا رکھا تھا کہ شوہر نے فوراً آنکھیں کھول دیں اور بیوی کو پکڑ کر کہا کہ اچھا تم مجھے ذبح کرنا چاہ رہی تھیں،

غصہ تو پہلے سے ہی آ رہا تھا، اس آقا نے اسی استرے سے بیوی کو ذبح کر دیا، جب بیوی کے خاندان والوں کو پتہ چلا کہ شوہر نے ہماری بیٹی کو ذبح کر دیا ہے تو انہوں نے آ کر اسی استرے سے شوہر کو پکڑ کر ذبح کر دیا، اب شوہر کے خاندان والے بھی آ گئے اور دونوں خاندانوں میں خوب جھگڑا ہوا اور بیسیوں لاشیں گر گئیں۔

گھر کے افراد میں چغلی

آپ نے دیکھا کہ اس غلام نے ذرا سی چغلی کے ذریعہ کس طریقے سے دونوں خاندانوں کو تباہ کر دیا، اسی لئے اس چغلی کو شریعت نے حرام قرار دیا ہے۔ اب چاہے ہر جگہ چغلی قتل نہ کرائے مگر دل تو پارہ پارہ ہو ہی جاتے ہیں، اب تک بہو اور ساس میں بڑی محبت تھی، لیکن اب چغلی لگا لگا کر دونوں کے دل پھاڑ دیے، اب تک سسر اپنی بہو کے ساتھ بڑی شفقت کے ساتھ پیش آتا تھا، لیکن ساس نے اس کے کان بھر بھر کے بہو کی طرف سے اس کا دل پھاڑ دیا۔ اب گھر کے اندر یہ حال ہو گیا ہے کہ نہ بیٹے کے دل میں باپ کا احترام رہا اور نہ سسر کے دل میں بہو کا احترام رہا اور نہ بہو کے دل میں ساس کی محبت رہی۔

اور یہ چغلی کرنا اور کان بھرنا جس طرح گھر کے افراد کے درمیان ہوتا ہے، اسی طرح گھر کے باہر کے افراد میں بھی ہوتا ہے، مثلاً دوستوں میں، رشتہ داروں میں، اہل تعلقات میں یہ چغلی کھائی جاتی ہے۔ اور کسی کے صرف بتانے

پر پورا یقین کر لیتے ہیں کہ واقعۃً اس نے ایسا کیا ہوگا، جبکہ اس طرح سنی سنائی باتوں پر بلاتحقیق یقین کرنا بھی جائز نہیں۔ بہر حال! یہ چغلی اتنی بری چیز ہے، اس سے بہت زیادہ بچنا چاہئے۔

عذاب کا سبب ''جھوٹ بولنا''

اس چغلی کے ساتھ دوسرا گناہ جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، وہ ہے ''جھوٹ بولنا'' آپ حضرات جانتے ہی ہیں کہ جھوٹ بولنا کتنا بڑا گناہ ہے اور چغلی کے اندر جھوٹ کا ہونا لازمی ہے، اس لئے کہ جھوٹ کے بغیر چغلی کیسے چلے گی۔ اور جس طرح آج ہمارے معاشرے میں چغلی عام ہے، اسی طرح جھوٹ بھی عام ہے، ہر میدان میں جھوٹ کا ایک ختم نہ ہونے والا سلسلہ ہے، اب جھوٹے سرٹیفکیٹس اور جھوٹی سندیں بنائی جا رہی ہیں، پیسے دے کر انجینئر کی سند لے لو، وکالت کی سند لے لو، جھوٹی سند تیار ہے، اور جھوٹے کاغذات پر ملازمتیں اختیار کی جا رہی ہیں۔ یاد رکھیں! ان تمام صورتوں میں جھوٹ بولنا، لکھنا، بتانا سب حرام ہے اور سخت گناہ ہے۔

تین قسم کے افراد پر قیامت کے دن عذاب

اسی لئے ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف قیامت کے روز نظر رحمت نہیں فرمائیں گے، نہ ان سے بات کریں گے اور نہ ان کا تزکیہ فرمائیں گے

اوران کے لئے دردناک عذاب ہے۔

ایک آدمی وہ ہے جو حالت سفر میں ہے اور اس کے پاس ضرورت سے زیادہ پانی موجود ہے، دوسرے مسافر کو پانی کی ضرورت ہے اور وہ اس سے پانی طلب کرتا ہے مگر یہ جھوٹ بول کر پانی دینے سے انکار کر دیتا ہے، اس شخص کے لئے یہ عذاب ہے، البتہ اگر پانی ضرورت کے مطابق ہے تو پھر انکار کر دینا جائز ہے، اس میں کوئی گناہ نہیں۔

جھوٹی قسم کھانے والا

دوسرا شخص جس کو یہ عذاب دیا جائے گا وہ تاجر ہے جو خریدار کو یہ کہتا ہے کہ میں نے یہ چیز اتنے میں خریدی ہے اور تمہیں اتنے میں فروخت کرتا ہوں، اور اس پر قسم بھی کھالے، حالانکہ وہ جو قیمت خرید خریدار کو بتا رہا ہے، اس نے اس قیمت پر وہ چیز نہیں خریدی بلکہ اس سے کم میں خریدی ہے، مثلاً وہ تاجر کہتا ہے کہ میں نے یہ چیز ایک ہزار روپے میں خریدی ہے اور تمہیں بارہ سو روپے میں فروخت کرتا ہوں اور ایک ہزار روپے میں خریدنے پر قسم بھی کھالیتا ہے جبکہ اس نے وہ چیز آٹھ سو روپے میں خریدی ہے، اور قسم کھانے کی وجہ سے خریدار مطمئن ہوگیا اور اس نے مطمئن ہوکر بارہ سو میں وہ چیز خرید لی۔ اگر خریدار کو یہ معلوم ہو جاتا کہ اس نے یہ چیز آٹھ سو میں خریدی ہے تو وہ کبھی بھی اس کو بارہ سو میں نہ خریدتا، لہٰذا اس نے جھوٹی قسم کھائی اور اس جھوٹی قسم پر یہ عذاب ہے جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا۔

تیسرا شخص وہ ہے جو احسان کر کے جتلاتا ہے، اس کو بھی یہ عذاب ہوگا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائیں گے اور نہ اس سے بات چیت فرمائیں گے اور نہ اس کا تزکیہ فرمائیں گے اور اس کے لئے دردناک عذاب ہوگا، بعض لوگوں میں احسان جتانے کی بڑی عادت ہوتی ہے، وہ اس گناہ سے بطور خاص بچیں۔

جھوٹ کا رواج عام ہے

بہر حال، یہ تین آدمی ایسے ہیں جن کو دردناک عذاب دیا جائے گا۔ اور وہ دردناک عذاب یہی ہے کہ ان کا چہرہ سور کی طرح ہوگا اور باقی جسم گدھے کی طرح ہوگا اور جہنم کے سانپ بچھو اس کو لپٹے ہوئے ہوں گے۔ یہ عذاب چغلی اور جھوٹ بولنے کی وجہ سے ہوگا، آج ہمارے گھروں میں جھوٹ بولا جاتا ہے، ہمارے بازاروں میں جھوٹ بولا جاتا ہے، ہمارے دفتروں میں جھوٹ بولا جاتا ہے، ہماری تقریبات میں جھوٹ بولا جاتا ہے اور اس جھوٹ کو فیشن کے طور پر اپنا لیا گیا ہے۔ جھوٹ کی بیسیوں جدید قسمیں ہمارے معاشرے میں پائی جاتی ہیں جس پر حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم نے تفصیل سے بیان فرمایا ہے، ان کا وہ بیان کتابی شکل میں ''جھوٹ اور اس کی مروجہ صورتیں'' کے نام سے چھپ چکا ہے، اس کا ضرور مطالعہ کریں اور اپنی اصلاح کریں۔

چھٹی عورت پر عذاب کا سبب ''احسان جتانا''

چھٹی عورت جس کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حالت میں دیکھا کہ وہ کتے کی شکل میں ہے اور اس کے منہ سے آگ داخل ہو رہی ہے، اور پاخانے کے راستے سے آگ باہر نکل رہی ہے اور فرشتے جہنم کے گرز سے اس کو مار رہے ہیں۔ اس کے بارے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس عورت کو یہ عذاب دو گناہوں کی وجہ سے ہو رہا ہے، ایک حسد کرنے کی وجہ سے اور دوسرے احسان جتانے کی وجہ سے۔ یہ دونوں گناہ ایسے ہیں جو مردوں کے اندر بھی پائے جاسکتے ہیں، مرد بھی حسد کر سکتے ہیں اور احسان جتا سکتے ہیں، اس لئے اس دردناک عذاب کے وہ بھی مستحق ہو سکتے ہیں، اگر خواتین ان گناہوں کو کریں گی اور توبہ نہیں کریں گی تو وہ بھی اس عذاب کے اندر مبتلا ہوں گی۔

احسان جتانے کا مطلب

احسان جتانے کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے کسی کے ساتھ حسن سلوک کیا، لیکن جب ہمارا موقع آیا کہ ہمارے ساتھ کوئی ہمدردی کرے اور احسان کرے اور ہمارے ساتھ کوئی تعاون کرے تو اس وقت اگر اس شخص نے ہمارے ساتھ تعاون نہ کیا تو اب فوراً یہ احسان جتا دیتے ہیں کہ تمہارے موقع پر تو ہم نے تمہاری بڑی خدمت کی اور تمہارے بہت کام آئے، لیکن ہمارے موقع پر تم

نے طوطے کی طرح آنکھیں پھیرلیں۔ یہ ہے احسان جتانا۔ یہ بات خواتین میں بہت پائی جاتی ہے، شادی بیاہ کے موقع پر یا بیماری کے موقع پر اگر ایک عورت نے خدمت کر دی اور اس کے موقع پر دوسری نے خدمت نہ کی تو اب وہ عورت سارے محلے میں ڈھنڈورہ پیٹے گی اور جو بھی اس کے پاس آئے گا، اس کے سامنے یہ جتائے گی کہ ہم نے اس کے ساتھ فلاں خیرخواہی کی اور مدد کی اور ایسا کیا، اور آج جب ہمارا موقع ہوا تو اس نے ہمارے ساتھ یہ سلوک کیا۔ اس لئے مردوں اور عورتوں کو چاہئے کہ جس کی کوئی خدمت کریں وہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کریں اور اللہ تعالیٰ ہی سے اس کے اجر کی امید رکھیں اور کسی سے کوئی خدمت اور بدلے کی امید ہی نہ رکھیں اور جب کسی سے کوئی امید نہ ہوگی بلکہ اللہ تعالیٰ سے صرف امید ہوگی تو پھر وہ شکوہ اور گلہ دل میں پیدا نہ ہوگا۔ گھر کے اندر بھی اس کی عادت رہے اور گھر کے باہر دوستوں میں بھی اس کی عادت رہے کہ جو کچھ کرنا ہے، صرف اللہ تعالیٰ کے لئے کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھیں اور دوستوں سے، احباب سے، رشتہ داروں سے بدلہ کی کوئی امید نہ رکھیں اور نہ توقع رکھیں، اگر وہ کریں تو ان کا احسان سمجھیں اور اگر نہ کریں تو اللہ تعالیٰ ہی پر نظر رکھیں، بس اس عمل سے انشاء اللہ دل میں پریشانی اور تکلیف پیدا نہیں ہوگی۔

عذاب کا دوسرا سبب ''حسد کرنا''

اسی طرح آج کل حسد بھی اتنا پیدا ہوگیا ہے کہ کوئی شخص دوسرے کو

کھاتا نہیں دیکھ سکتا، پیتا نہیں دیکھ سکتا ہے،، پہنتا نہیں دیکھ سکتا، رہتا نہیں دیکھ سکتا، یہ حسد مردوں میں بھی پایا جاتا ہے اور عورتوں میں زیادہ پایا جاتا ہے، مثلاً کسی کے بہت اچھے کپڑے دیکھے تو دل میں حسد پیدا ہو رہا ہے، کسی کا اچھا گھر دیکھا تو حسد پیدا ہو رہا ہے، کسی کو دیکھا کہ اس کی بڑی تیزی سے ترقی ہو رہی ہے تو اس پر حسد ہو رہا ہے، کسی کے منصب اور عہدہ پر حسد ہو رہا ہے، کسی کی خوبصورتی پر، کسی کی مال داری پر، کسی کی صحت پر، کسی کے حسن و جمال پر، کسی کے مال و منال پر، کسی کے اہل و عیال پر، غرض یہ کہ جتنی نعمتیں دوسروں کو حاصل ہیں ان کو دیکھ دیکھ کر حسد پیدا ہو رہا ہے۔

حسد کا مطلب

حسد کے معنی یہ ہیں کہ انسان دوسرے کے پاس کوئی نعمت دیکھ کر دل میں جلے اور یہ تمنا کرے کہ اس سے یہ نعمت چھن جائے یعنی ''زوال نعمت کی تمنا کرنا'' اس کا نام حسد ہے اور یہ گناہ کبیرہ ہے اور ایسا گناہ ہے کہ اس کی وجہ سے اس عورت کو دردناک عذاب ہو رہا تھا جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں بیان فرمایا۔

خلاصہ

بہر حال! یہ چار گناہ ایسے ہیں جو مردوں میں بھی پائے جاتے ہیں اور عورتوں میں بھی، ایک جھوٹ بولنا، دوسرے چغلی کھانا، تیسرے احسان جتانا،

چوتھے حسد کرنا، یہ چاروں گناہ ایسے ہیں جو ہمارے معاشرے کے اندر عام ہیں، اگر خدانخواستہ یہ گناہ کسی کے اندر ہوں تو اس کے لئے آخرت میں بھی عذاب ہے اور دنیا کی زندگی بھی اس کے لئے باعث وبال ہے، اس لئے ان سب سے توبہ کرنی چاہئے اور بچنا چاہئے۔

بہرحال! یہ چھ عورتیں ہیں جن کا ذکر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں بالترتیب بیان فرمایا ہے اور ان گناہوں کا تعلق خواتین سے بھی ہے اور مردوں سے بھی ہے، لہٰذا ان تمام گناہوں سے خواتین و حضرات سب کو بچنے کی فکر کرنی چاہئے، تاکہ جہنم کے عذاب سے بچ سکیں۔ اب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ